احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 2- مارچ 2000ء - 24 ذی قعدہ 1420 ہجری- 2 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 51

علم کی دو قسمیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

علم کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ادیان کا علم اور ابدان کا علم

(الموضوعات الکبیر۔ ملا علی قاری ص 48- مطبع مجتبائی دہلی 1315ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصلاح تب ہوتی ہے کہ تکمیل عملی کے مراتب حاصل ہو جائیں۔ پس سورۃ العصر میں جو (-) فرمایا ہے۔ اس میں آمنوا سے تکمیل علمی کی طرف ارشاد فرمایا۔ اور عملوا الصّٰلحٰت سے تکمیل عملی کی طرف رہبری کی۔ حکمت کے بھی دو ہی حصے ہیں۔ ایک علم اکمل اور اتم ہو۔ دوسرے عمل اتم اور اکمل ہو۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اول وہ تکمیل علمی کرتے ہیں اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے' تو پھر وہ بخل نہیں کرتے بلکہ (-) عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں' جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا' تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں' تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 123)

تبصرہ

ورزش کے زینے

(از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1965ء میں جبکہ حضور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم صحت جسمانی کے عہدے پر فائز تھے ایک کتاب ورزش کے زینے کے نام سے مرتب فرمائی تھی۔ آج 35 سال کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ اس کتاب کو نہایت خوبصورتی اور دلکشی کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس تازہ ایڈیشن کی خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں پیارے آقا ایدہ اللہ کی تین تصاویر شامل اشاعت ہیں ایک میں حضور گھوڑے کی سواری فرما رہے ہیں' دوسری میں سکواش کھیل رہے ہیں اور تیسری میں حضور سائیکل سفر میں محو ہیں۔ ان تصاویر نے اس کتاب کی دلکشی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

1965ء میں جب یہ کتاب شائع ہوئی تھی تو یہ بہت مقبول ہوئی تھی۔ اس کے حرف آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے بطور مہتمم صحت جسمانی تحریر فرمایا ہے کہ اس کتاب میں بیان کردہ ورزشیں رائل کینیڈین ائرفورس سے اخذ کی گئی ہیں جن کو پاک فضائیہ نے بھی اختیار کر رکھا ہے۔

کتاب کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک ارشاد درج ہے۔ اس کے بعد حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی تقریر سے چند صفحات کا ایک اقتباس دیا گیا ہے جو دین اور حفظان صحت کے موضوع پر ہے۔ اس کے بعد حفظان صحت کی دینی تعلیم کا باب باندھا گیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے حوالے سے روح اور جسم کے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ احادیث نبوی کے حوالے سے طیب کھانے' پاکیزگی اختیار کرنے کے موضوع پر بڑی تفصیل کے ساتھ حضرت نبی پاک ﷺ کے ارشادات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حفظان صحت کے بارے میں دین حق کی تعلیم کا یہ جامع مقالہ کتاب کے 18 صفحات پر مشتمل ہے اور بار بار پڑھنے کے لائق ہے۔ اس بارے میں ہر قسم کی دینی تعلیم کو بڑی خوبی سے یکجا کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد حفظان صحت کے اصول کے تحت

باقی صفحہ 2 پر

ڈاکٹر حمید احمد خان آف ہارٹلے پول برطانیہ انتقال فرما گئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول برطانیہ مورخہ 29- فروری 2000ء کی صبح سوا دو بجے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر 57 سال تھی۔ آپ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بڑے بھائی اور مکرم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی خاص بات ان کا پرجوش اور کامیاب داعی الی اللہ ہونا تھا آپ اور آپ کی مرحومہ بیگم صاحبہ ساجدہ حمید نے ہارٹلے پول کی جماعت قائم کی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ساری جماعت انگریز نو احمدی احباب پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم اس جماعت کے قیام کے دن سے اس کے صدر چلے آرہے تھے۔

حالات زندگی

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم 23 مارچ 1943ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت خان عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال تھے۔ مرحوم کے بڑے بھائی ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب تھے جو جماعتی خدمات کے لحاظ سے بہت نیک شہرت کے حامل تھے۔ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے 1958ء میں ٹی آئی ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کیا اور پورے پنجاب میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ 1960ء میں ٹی آئی کالج ربوہ سے ایف ایس سی پری میڈیکل کیا اور پورے پنجاب میں بفضل خدا ٹاپ کرنے کا اعزاز پایا۔ 1965ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا۔ ایک سال نیویارک امریکہ میں ہاؤس جاب کیا اور مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ برطانیہ آگئے اور عرصہ قریباً 32 سال سے یہاں ہارٹلے پول میں مقیم تھے۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (1) مکرمہ امتہ الشکور طیبہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم سید ہاشم صاحب (آپ حضرت چھوٹی آپا کے بھتیجے ہیں) (2) مکرم فرید احمد خان صاحب آپ ڈینٹل

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

انسانی جسم کے عضلات کی صحت و تندرستی کی ضرورت اور کیفیت بیان کی گئی ہے یہ عضلات انسانی جسم کے کل وزن کا 45 فیصد ہوتے ہیں اور ان کی تعداد انسانی جسم میں 639 ہوتی ہے۔ عضلات کی لچک انسانی صحت کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کے آگے ایک عنوان ہے آپ کتنے طاقت ور ہو سکتے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر آپ ورزش نہ کریں تو آپ اپنے جسم کی 20 فیصد طاقت بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ ورزش انسانی جسم کی صلاحیتوں کو بیدار کرتی ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک ارشاد درج ہے جس میں محلوں کی صفائی رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اس کتاب میں 5 بنیادی ورزشوں کے بارہ زینے بیان کئے گئے ہیں۔ اس بارے میں کتاب میں لکھا ہے۔

پانچ بنیادی ورزشوں کے بارہ زینے

یہ پانچ بنیادی ورزشیں جو ناظرین کی خدمت میں چھ اسباق میں پیش کی جا رہی ہیں دراصل رائل کینیڈین ایر فورس کی تجویز کردہ ہیں جو انہوں نے ماہرین فن کے مشورہ کے ساتھ بڑی تحقیق کے بعد اپنے جوانوں کو چست و چالاک اور مستعد رکھنے کے لئے تجویز کی ہیں پاکستانی فضائیہ نے بھی ان کو اپنایا ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے قارئین بھی ان سے کما حقہ استفادہ کریں گے۔

اس پروگرام کی خصوصیات یہ ہیں:-

1۔ ایک بچے سے لے کر بوڑھے تک سب کے لئے یہ ورزش کرنا برابر ممکن ہے۔

2۔ کسی ورزشی سامان کی ضرورت نہیں۔

3۔ لمبے چوڑے میدان کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایک چارپائی کے برابر جگہ ہی کافی ہے۔

4۔ لنگوٹے کسنے اور مالش وغیرہ کی ضرورت بھی نہیں۔

5۔ انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی تقویت پائے بغیر نہیں رہ سکتا یعنی جسم کے تمام عضلات تک برابر ورزش کا اثر پہنچتا ہے۔

6۔ خصوصاً پیٹ کے عضلات کو مضبوط کرنے اور پیٹ کو چھوٹا کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ اسی طرح کمر اور چھاتی کے عضلات تقویت پاتے ہیں اور لمبے عرصہ تک سیدھا بیٹھنے کے باوجود کوئی تکلیف نہیں ہوتی گویا دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے والوں کے لئے ایک نعمت ہے۔

7۔ یہ ورزش آپ کو تمام دن چست و چالاک اور ہلکا پھلکا رکھے گی جسم کی زائد چربی کو پگھلائے گی اور دل کو تقویت دے گی۔ اور آپ اپنے اندر پہلے سے کہیں زیادہ محنت کی اہلیت پائیں گے۔

8۔ چونکہ اسے تدریجاً اور آہستہ آہستہ بڑھایا گیا ہے۔ اس لئے کبھی بھی آپ تھکاوٹ کی دردیں محسوس نہ کریں گے۔

کتاب میں جو ورزشیں بیان کی گئی ہیں ان کے بارے میں متفرق ہدایات پہلے دی گئی ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ کو 5 ورزشیں اور ایک ضمنی ورزش بتائی گئی ہے جو آپ کل 11 منٹ میں مکمل کر سکتے ہیں ہر سبق کی ورزش بارہ سیڑھیوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ ابتداء میں ہلکی اور بعد میں سخت ورزشیں بتائی گئی ہیں۔ مختلف عمروں کے لحاظ سے بتایا گیا ہے کہ ہر سیڑھی پر کتنے دن لگ سکتے ہیں اور تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ مقررہ دنوں سے جلدی نہ کریں ایک دلچسپ عنوان ہے ایک خطرناک آزمائش اس میں لکھا ہے کہ

"ایک ورزش کرنے والے پر سب سے بڑا ابتلاء اس وقت آتا ہے جب وہ سوچتا ہے کہ چلو ایک دن کا ناغہ کر لیں' کوئی بات نہیں۔ یہ خیال ایک ورزش کرنے والے کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اگر آپ اس وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والے وسوسے پر قوت کے ساتھ غالب آجائیں تو یقین جانیں کہ آپ صحت اور توانائی کے راستے پر بے روک وٹوک گامزن ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد درج ہے کہ نوجوانوں کی صحتیں خراب ہو رہی ہیں اور جوانی آنے سے پہلے ہی ان پر بڑھاپا آ رہا ہے پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں۔ حضور کا یہ ارشاد جس طرح آج سے 35 سال قبل اہم اور قیمتی تھا کہ شاید آج پہلے سے زیادہ بڑھ کر ضروری ہے۔

وزن درست رکھنے کا بہترین نسخہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا کہ خوراک پر کنٹرول کیا جائے۔ کم کھانا' سادہ خوراک استعمال کرنا' اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا' تیز چلنے کی عادت پیدا کرنا' اور عبادات کو پوری مستعدی سے بجالانا یہ پانچ نکاتی پروگرام ڈائٹنگ کا بہترین طریق ہے۔

ایک اور دلچسپ اور اہم عنوان ہے روزمرہ کی زندگی میں مستعدی پیدا کیجئے مثلاً جرابیں پہنتے وقت بیٹھ کر یا سہارا لے کر پاؤں نہ اٹھائیں بلکہ ایک پاؤں پر توازن قائم رکھ کر جراب پہنیں اور وضو کے وقت بھی یہی عادت اپنائیں۔ غسل کے بعد خوب رگڑ کر جسم کو تولیے سے خشک کریں۔ ایک ایک سیڑھی چڑھنے کی بجائے دو دو تین تین سیڑھیاں پھلانگ کر چڑھیں کرسی کی جگہ بدلنی ہو تو گھسیٹنے کی بجائے کرسی اٹھا کر دوسری جگہ رکھیں۔

اس کے بعد کتاب کا عملی حصہ بیان کیا گیا یعنی چھ اسباق میں ہر سبق کی مختلف ورزشیں جسمانی حرکات کی تصاویر یعنی گرافکس کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ ساتھ ساتھ مختلف زینے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ان اسباق کے درمیان بعض دلچسپ اور مفید باتیں درج ہیں۔ مثلاً ورزش کا ایک اور فائدہ کے زیر عنوان بتایا گیا ہے کہ ورزش نہ کرنے والا روزمرہ کے کاموں میں جو طاقت استعمال کرتا ہے اس کے بعد اس کے پاس صرف 20 فیصد طاقت باقی رہ جاتی ہے جس کو وہ کھانا کھانے' حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے' اور بات کرنے میں صرف کر دیتا ہے پھر اتنی بھی طاقت باقی نہیں رہتی کہ دلجمعی سے عبادت کر سکے جبکہ ورزش کرنے والا شخص روزمرہ کے کاموں میں صرف 20 فیصد طاقت استعمال کرتا ہے اور باقی 80 فیصد طاقت سے دیگر مشاغل اور اہلی زندگی کے فرائض بحسن و خوبی ادا کر سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عبادات کی بجا آوری میں جسم روح سے بے وفائی نہیں کرتا۔

ورزش کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ ورزش کرنے والا شخص اپنی خوراک کا 55 فیصد حصہ جزو بدن بنا کر طاقت و توانائی حاصل کر سکتا ہے جبکہ ورزش نہ کرنے والا اپنی خوراک سے صرف 16 سے 27 فیصد طاقت حاصل کر پاتا ہے باقی خوراک ضائع چلی جاتی ہے۔ اس طرح بے ورزش آدمی قومی خوراک کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

ایک عنوان ہے جراثیم۔ اس مختصر سے نوٹ میں جراثیم کی تباہ کاریوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ ان کا مقابلہ پاکیزگی' تازہ کھلی ہوا اور دھوپ سے کیا جا سکتا ہے۔

اپنے دل پر رحم کیجئے! توجہ کھینچنے والا یہ عنوان بتاتا ہے کہ اگر آپ ورزش نہیں کرتے تو آپ اپنے دل پر رحم نہیں کر رہے کیونکہ ورزش نہ کرنے والے شخص کے دل کو ورزش کرنے والے شخص کے دل کی نسبت کہیں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ورزش کرنے والے کا دل سیڑھیاں چڑھتے ہوئے 88 دفعہ حرکت کرتا ہے جبکہ ورزش نہ کرنے والے کا دل 158 دفعہ حرکت کرتا ہے۔

ایک عنوان مکھی کے بارے میں ہے اس کی تباہ کاریوں کا اندازہ اس بات سے کیا جاتا ہے کہ پاکستان و ہندوستان کی جنگوں میں جتنے آدمی شہید یا ہلاک ہوئے ان سے کہیں زیادہ افراد ہر سال صرف ہندوستان میں مکھی کے ذریعے پھیلنے والی وبائی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ موٹے آدمی کو جس کا وزن چربی کی وجہ سے کئی گنا بڑھ چکا ہے' اس کے جسم کو کئی گنا زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ کیا بننا پسند کریں گے موٹا یا سمارٹ۔

آخر میں بعض دلچسپ معلومات دی گئی ہیں اس میں دل' جسم' مغربی عورت کی خوراک' خون' پسینہ اور سانس' دودھ اور بالوں کے بارے میں حیران کن معلومات درج ہیں۔ دودھ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ نصف سیر دودھ اگر بارہ گھنٹے بغیر ڈھکے رکھا جائے تو اس میں 10 کروڑ جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

کتاب کی اہم خوبی اس کی گرافکس ہیں یعنی جسمانی شکلیں جس سے ورزش کے سبق آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ یہ کتاب بلیک ایرو پرنٹرز لاہور کی طباعت کی شاندار صلاحیتوں کی آئینہ دار ہے۔

قارئین کرام! یہ ایسی زبردست کتاب ہے جس کا بیان لفظوں میں ہرگز ممکن نہیں۔ آج کے دور میں جبکہ دل کی بیماریوں سے ہلاکتیں عروج پر ہیں یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ کا درجہ رکھتی ہے۔ انداز بیان بے حد دلچسپ اور معلوماتی ہے۔ نہایت کم وقت میں آپ اپنے جسم کو ان ورزشوں کے ذریعے ایک نئے انقلاب سے روشناس کر سکتے ہیں۔

(ی۔س۔ش)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 3۔مارچ 2000ء

5-00 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. مشاعرہ۔شان قرآن۔
8-05 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ المائدہ۔
8-20 a.m. اردو کلاس
9-25 a.m. عربی سیکھیں۔
9-45 a.m. ہومیو پیتھی کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
12-00 p.m. کوئز۔تاریخ احمدیت۔
12-35 p.m. سرائیکی پروگرام۔
1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-25 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔براہ راست۔
7-00 p.m. ڈاکومنٹری۔سفر ہم نے کیا۔نلتر
7-25 p.m. مجلس عرفان۔حضور کے ساتھ۔
8-25 p.m. خطبہ جمعہ (دوبارہ)
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ایم ٹی اے کینیڈا۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔درس الحدیث۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبدالسمیع خان

زبان پر قابو رکھنے سے نجات نصیب ہوگی

جنت کی ایک خوبی - پاکیزہ کلام

آداب کلام احادیث نبویہ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مومن جنتوں میں نہ تو کوئی لغویات سنیں گے اور نہ گناہ کا کلمہ ہاں ایسا قول سنیں گے جو سلام یعنی سلامتی کی دعا پر مشتمل ہوگا۔

(الواقعہ 26'27)

اخروی جنت کا جو نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے وہ بڑا ہی دلکش اور دلفریب ہے۔ فرمایا وہ ہر قسم کے گناہ اور لغویات سے پاک ہوگا اور ہر طرف سلامتی اور امن اور صلح اور آشتی کا پیغام جاری ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اسی جنتی معاشرہ کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور حقیقت میں قرآن اور حدیث کی تمام تعلیمات کا آخری مقصود یہی جنت ہے جو انسان ساتھ لے کر خدا کے حضور پیش ہوگا۔

یہ مقام بہت سی احتیاطوں اور ضبط کا تقاضا کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بڑی گہرائی سے متنبہ فرمایا ہے۔

نجات کی راہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نجات کیسے حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی زبان پر قابو رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اپنی خطاؤں پر گڑگڑا کر خدا سے معافی طلب کرو۔

(جامع ترمذی ابواب الزہد باب حفظ اللسان)

فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم بے حکمت نہیں اس لئے حضور اس کی وجہ بھی بیان فرماتے ہیں۔

حضرت بلال بن حارث المزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

انسان بعض دفعہ رضائے الٰہی کھینچنے والا کوئی ایسا کلمہ بولتا ہے کہ انسان خود بھی اس کی قدر وقیمت کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے قیامت کے دن تک اس کے حق میں اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔

بعض دفعہ کوئی شخص اللہ کی ناراضگی مول لینے والا کلمہ بولتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے قیامت کے دن تک اس سے اپنی ناراضگی مقدر کر دیتا ہے۔

(ترمذی ابواب الزہد باب فی قلۃ الکلام)

مذہب کی تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء اور ان کے مخالفین کے مجادلوں کی کیفیات جو قیامت تک محفوظ کر لی گئی ہیں وہ اس حدیث کی سچائی کی گواہ ہیں۔

پاکیزہ کلمات کی برکت

روایت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے مومن بندوں کی ایک مجلس کی رپورٹ خدا کے حضور پیش کی جو تسبیح اور تمجید کر رہے تھے اور جنت طلب کر رہے تھے اور جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے تو خدا نے فرمایا۔

انی اشھدکم انی قد غفرت لھم

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ)

میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔

بدر کی جنگ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جانثاری کے وعدے کئے اور مہاجرین اور انصار دونوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر پاکیزہ اور قابل رشک کلمات کے ساتھ حضور کو اپنی وفاؤں کا یقین دلایا اور پھر اپنے عمل سے ان کا ثبوت فراہم کیا۔ تو ان کے متعلق آسمان سے یہ سند اتری۔

اللہ تعالیٰ اہل بدر کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ یعنی اب تم خدا کی منشا کے تابع ہو چکے ہو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب فضل من شھد بدراً)

غیر محتاط زبان

اس کے مقابل پر یہ مثال بھی ملتی ہے کہ جنگ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر بعض نوجوان انصار نے کہا کہ

خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور مال غنیمت مکہ والے لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور ان کی خدمات کا اقرار کیا اور انہیں خدا کے فضل یاد دلائے اور خدا سے خبر پا کر فرمایا کہ۔ تمہیں کبھی حکومت اور امارت نہیں ملے گی۔

بزرگ انصار بہت روئے اور چیخے اور گریہ وزاری کی۔ مگر چند بیوقوف نوجوانوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات نے خدا اور اس کے رسول کو جو دکھ دیا تھا اس کا مداوا نہ کر سکے۔

پائیدار کلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن آدم کا ہر کلام اس کے خلاف جاتا ہے اس کے حق میں نہیں۔ سوائے اس کے جو معروف کا حکم دے یا برائی سے روکے یا ذکر الٰہی کرے۔

(ترمذی ابواب الزہد باب حفظ اللسان)

حقیقت میں تو ذکر الٰہی ہی اصل اور مرکزی نکتہ ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کے ذیلی عنوان ہیں۔

پھر فرمایا۔

دنیا ملعون ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے ذکر الٰہی کے اور اس سے متعلقہ چیزوں کے یا عالم اور متعلم کے۔

(جامع ترمذی ابواب الزہد باب ھوان الدنیا علی اللہ)

عالم اور متعلم سے مراد بھی ذکر الٰہی کے شیدائی ہیں کیونکہ خدا کی نظر میں علم کہتے ہی اس چیز کو ہیں جو خدا کی طرف لے جانے والی ہو۔

اس میں یہ سبق دیا کہ ہر کلام کا محور خدا کی ذات ہو۔ اور ہر عمل صفات الٰہیہ کے تابع ہو مگر انسان چونکہ پوری طرح اس کی تعمیل نہیں کر سکتا اس لئے فرمایا کہ ذکر الٰہی کے ذریعہ اپنے کلام کے بداثرات کو مٹاتے چلے جاؤ۔

فرمایا۔

ذکر الٰہی کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ایسا کرنا دل کی سختی کا موجب بن جاتا ہے۔ اور لوگوں میں خدا سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہوتا ہے۔

(ترمذی ابواب الزہد باب حفظ اللسان)

اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ہر حرکت اور عمل سے پہلے دعائیں سکھلائیں اور اٹھتے بیٹھتے خدا کو یاد کرتے تھے۔

توبہ واستغفار

آپ نے اپنی کیفیت یوں بیان فرمائی۔

خدا کی قسم میں دن اور رات میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی)

یہ وہ وجود ہے جو سب سے زیادہ پاک اور معصوم تھا جس سے گناہوں کا صدور ممکن نہ تھا اور جن کی بشری غلطیاں بھی خدا معاف کر چکا تھا۔ مگر ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو ذکر الٰہی میں سستی کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس بدکلامی اور گالیوں اور گندے کلمات سے اپنے نامہ اعمال کو مزید خراب کرتے ہیں۔

لعنت نہ کرو

ایک دفعہ آندھی چلی تو ایک شخص کی چادر اڑا کر لے گئی اس نے آندھی کو لعنت شروع کر دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا۔

اس ہوا پر لعنت نہ کرو یہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہے۔ اور جو شخص کسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت لوٹ کر اسی پر آپڑتی ہے۔

(کنز العمال جلد 2 ص 122)

ایک اور روایت میں ہے۔

ہوا کو گالیاں مت دو۔ یہ تو خدا کی طرف سے رحمت ہے۔ اس کی خیر اور بھلائی اللہ سے مانگو اور اس کے شر سے خدا سے پناہ مانگو۔

(کنز العمال جلد 2 ص 122)

بعض لوگ دنیا کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں اس کے متعلق فرمایا۔

کوئی شخص زمانے کو برا بھلا نہ کہے کیونکہ خدا ہی زمانہ ہے یعنی تمام قانون قدرت اسی کے تابع فرمان ہے۔ (مسلم کتاب الادب باب النہی عن سب

حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر انسان مجھے دکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیرات ہیں میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری ہی قدرتوں کا مظہر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب لا تسبوا الدھر)

حضرت مصلح موعود اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ وقت خدا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دنیا کہتی ہے زمانے نے ایسا کیا تو اس کا اشارہ درحقیقت خدائی افعال کی طرف ہی ہوتا ہے وہ کہتے ہیں ہائے زمانہ نے ہم پر یہ مصیبت ڈال دی یا ہمارے پرانے شاعر کہا کرتے تھے فلک نے ہمارے ساتھ ایسا کیا یا آسمان نے ہم پر یہ مصیبت وارد کی لفظ چاہے کوئی استعمال کیا جائے وہ ان الفاظ کے ذریعہ چونکہ ان خدائی افعال کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا......

جو لوگ کہتے ہیں ہم زمانے کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہیں وہ جن افعال کی وجہ سے زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں چونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہوتے ہیں خواہ اس کا نام وہ زمانہ رکھ لیں ان کی مراد یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکوہ کیا جائے۔

(الفضل 19- اپریل 44ء)

خیر مانگو

انسان ایسا کیوں نہ کرے کہ نیک کلمات ادا کر کے خدا کی رحمت کا امیدوار بنے۔ حضور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے اوقات میں خدا کا غضب کیوں مانگتے ہو۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی کی موافقت نہ کرو جس میں اس سے جو مانگا جائے قبول ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر۔ نمبر 5328)

اس لئے انسان کیوں نہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی اور دعا میں گزارے نہ جانے کونسا وقت قبولیت دعا کا وقت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی تھیں یہی طریق سکھایا ہے۔

رحمت کا پیغمبر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ

(کنز العمال جلد 2 ص 125)

میں لعنتیں ڈالنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض وقت قبولیت کے ہوتے ہیں اور رحمت باری انسان کی طرف متوجہ ہوتی ہے ایسے وقت میں اگر انسان بجائے دعا کے اپنے یا اپنے متعلقین کے لئے بددعا کر رہا ہو تو ہو سکتا ہے وہی قبول ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"ایک دن میں اپنے کالج کے دفتر میں بیٹھا تھا طالب علموں کے فارم یونیورسٹی میں جانے تھے دفتر کے ایک کلرک نے ڈیڑھ دو سو فارم میرے سامنے رکھ دیئے ان فارموں پر میں نے دستخط کرنے تھے اور یہ کام قریباً پندرہ بیس منٹ کا تھا۔ دستخط کرنے کا کام ایسا نہیں جس کے لئے ذہنی طور پر توجہ کی ضرورت ہے اس لئے میں ان فارموں پر دستخط بھی کرتا رہا اور ساتھ ساتھ درود بھی پڑھتا رہا۔ دو تین منٹ کے بعد مجھے خیال آیا کہ میں اپنے ایک بھائی کو نیکی سے محروم کر رہا ہوں چنانچہ میں نے اس کلرک کو جو میرے پاس کھڑا تھا کہا دیکھو میں فارموں پر دستخط کر رہا ہوں اور درود بھی پڑھ رہا ہوں تمہیں اس وقت کوئی کام نہیں تم صرف میرے دستخطوں کے بعد فارم اٹھا رہے ہو تم فارم بھی اٹھاتے رہو اور ساتھ ساتھ مختصر سا درود اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد بھی پڑھتے رہو تو تمہیں اس میں کوئی وقت محسوس نہیں ہوگی کام بھی کرتے رہو گے اور درود بھی پڑھتے رہو گے چنانچہ اس کلرک نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور جب میں نے فارموں پر دستخط کئے تو اس نے بڑا بشاش چہرہ بنا کر مجھے بتایا کہ میاں صاحب میں نے اتنی بار (اس نے دو تین سو کے درمیان کوئی عدد بتایا) درود پڑھ لیا ہے۔ اب دیکھو یہ ایک خیال ہی ہے۔ اگر آپ کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے رب کے حضور نہایت انکساری کے ساتھ جھکتے ہوئے خرچ کرنا ہے تو آپ ایسا کر سکتے ہیں اور آپ کے کسی کام میں حرج بھی واقع نہ ہوگا۔" پھر خواتین کو خصوصاً نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں۔ آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالہ بھون لیں تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد پڑھ سکتی ہیں۔ اسی طرح جو کھانا تیار ہوگا وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا ہی مہیا نہیں کرے گا بلکہ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں روحانی غذا سے بھی حصہ ملے گا۔ گویا وہ مادی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا بھی کھا رہے ہوں گے اور دعائیں ان کے بدن کا جزو بن رہی ہوں گی۔ غرض آپ اپنے بچوں کو کپڑے پہنا رہی ہوتی ہیں آپ اپنے بچوں، والدین، خاوندوں یا دوسرے عزیزوں کے کپڑے دھو رہی ہوتی ہیں گھر میں صفائی کر رہی ہوتی ہیں یا دوسرے گھریلو دھندوں میں مصروف ہوتی ہیں تو ان کاموں کو انجام تک ضرور پہنچائیں لیکن اس کے ساتھ دعائیں بھی کرتی جائیں۔

(المصابیح ص 16)

یہی پاکیزہ کلمات اور دعائیں ہیں جو معاشرے کو جنت نشان بنا دیں گی۔ اور یہی جنت ایک نئی تجلی کے ساتھ آخرت میں ہمارے استقبال کے لئے کھڑی ہوگی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی دسویں مجلس شوریٰ

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی دسویں مجلس شوریٰ 23 تا 24۔ اکتوبر بمقام Nidda بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہوئی۔

مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز 11:15 پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد سب حاضرین نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کے ساتھ عہد دہرایا۔ اور اجتماعی دعا ہوئی۔ بعد ازاں سیکرٹری صاحب شوریٰ نے مجالس سے موصول ہونے والی تجاویز پڑھ کر سنائیں جو کہ نیشنل مجلس عاملہ نے غور کے بعد شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل نہیں کیں اور اس کی وجوہات بھی دلائل کے ساتھ واضح کیں۔ بعد ازاں صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں ایوان کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی نصیحت فرمائی اور بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے قائدین مجالس کو خدام سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی توجہ دلائی۔

اس کے بعد جرمنی بھر کے بہترین کارکردگی کے حامل ریجنز کے ریجنل قائدین نے اپنے ریجن کی سالانہ کارکردگی کی مفصل رپورٹس ایوان کے سامنے پڑھیں۔ اسی طرح بعض نیشنل شعبہ جات نے بھی اپنی سالانہ رپورٹس پیش کیں۔ جس کا مقصد ریجنز میں مسابقت کی روح کو بڑھانا تھا۔

اس کے بعد سب کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امسال چونکہ سالانہ بجٹ کے علاوہ کوئی ایسی تجویز نہ تھی جس پر شوریٰ میں بحث کی جا سکے لہٰذا صرف سب کمیٹی مال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی کا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء ہوا۔ اس دوران دیگر اراکین شوریٰ خصوصاً قائدین مجالس نے مختلف مرکزی شعبہ جات کے مہتممین سے انفرادی میٹنگز کیں اور ضروری معلومات و ہدایات حاصل کیں۔ اسی دوران محترم امیر صاحب جرمنی بھی از راہ شفقت تشریف لائے اور آپ کی صدارت میں پہلے روز کے آخری پروگرام کا آغاز ہوا جس کا عنوان "سال نو اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ اس میں مجلس کے سالانہ پروگرام برائے سال 2000-1999ء "سوئے منزل" پر ایوان میں سیر حاصل بحث کی گئی اور نمائندگان شوریٰ کی طرف سے بہت مفید مشورہ جات سامنے آئے۔ اس منظم اور تعمیری بحث پر محترم امیر صاحب نے بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

دوسرے روز کی کارروائی بروقت 9:15 پر شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سب کمیٹی مال کے سیکرٹری صاحب نے کمیٹی کی رپورٹ ایوان کے سامنے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد سالانہ بجٹ 2000-1999ء پر ایوان میں بحث ہوئی اور ایوان نے اس کی منظوری کی سفارش کی۔

ازاں بعد مکرم سیکرٹری شوریٰ نے سالانہ کارکردگی پر علم انعامی حاصل کرنے کی شرائط اور اس کے قواعد پڑھ کر سنائے۔ محترم صدر صاحب نے اس کی اہمیت ایوان پر واضح کی اور مجالس کی کارکردگی اور اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جس کے بعد امسال علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس، مجلس خدام الاحمدیہ Limeshain کے قائد صاحب نے اپنی سالانہ کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پیش کی جو کہ دیگر مجالس کے لئے قابل تقلید مثال تھی۔ اسی طرح ناظم اطفال مجلس Grob Gerau West نے اپنی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ یہ مجلس بھی امسال اطفال الاحمدیہ میں اول قرار پائی ہے۔

محترم صدر صاحب نے دونوں قائد صاحب مجلس اور ناظم صاحب اطفال کو سٹیج پر بلا کر گہرے دلی جذبات کے ساتھ مبارکباد پیش کی۔ اللھم زد فزد۔ ہماری شوریٰ کی یہ روایت تو نہیں لیکن مجالس کے مابین استبقوا الخیرات کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے شوریٰ کی مکمل کارروائی کے دوران دونوں مجالس کے خدام و اطفال نے علم انعامی کو لہرانے کا اعزاز پایا۔

اسی اجلاس کے آخر پر محترم صدر صاحب نے نئے سال کے نئے نامزد شدہ نیشنل مجلس عاملہ و ریجنل قائدین کا تعارف کروایا اور خدام کو ان سے بھرپور تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔

بعد از وقفہ طعام و ادائیگی نماز اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری شوریٰ مکرم خاور افتخار صاحب نے شوریٰ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال کل حاضری 370 تھی جبکہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 518 نمائندگان شوریٰ نے شرکت کی سعادت پائی۔ انتظامات کو سراہتے ہوئے ریجنل امیر مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ اور مکرم محمد صدیق بٹ صاحب ریجنل قائد Hessen-Mitte کا شکریہ ادا کیا نیز اس موقع پر مکرم مشتاق بھٹی صاحب نائب ریجنل قائد کے لئے درخواست دعا کی جو کہ بلڈ کینسر میں مبتلا اپنی معصوم بچی کو ہسپتال میں اکیلا چھوڑ کر شوریٰ کے انتظامات میں رات دن محنت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر پر مکرم و محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے اپنے خطاب میں بانی خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے قیمتی ارشادات کی روشنی میں مختلف پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

(ماہنامہ نور الدین جرمنی نومبر 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

دہی، مکھن اور گوشت کی سپلائی عام تھی لیکن پھر اسی ملک کے لوگ اب بھوک کی وجہ سے خودکشیاں کرنے لگے۔ آپس میں چھینا جھپٹی کا دور آ گیا جس سے امن وامان اٹھ گیا۔ ڈاکے۔ قتل۔ خونریزیاں عام ہو گئیں۔ اور اسی گندم کے حربے کے ساتھ دوسرے ممالک نے ہمیں اپنے زیر نگیں کر لیا۔ اور اس ساری صورت حال کی وجہ صرف زراعت کی طرف توجہ نہ دینے سے ہوئی۔

اور یہی وہ ملک ہے جس نے ایوبی دور میں سبز انقلاب کی بنیاد رکھی اور دنیا دیکھ کر ششدر رہ گئی کہ یہ کیسے ممکن ہوا۔ اس کے بعد کی کہانی ایک ٹریجڈی سے کم نہیں۔ ایوب خان کے بعد آنے والی حکومتوں کی ترجیحات اپنی حکومت کو عارضی طور پر مضبوط بنانا اور اس طرح ملک گندم کی ہر سال زیادہ سے زیادہ مقدار درآمد کرتا رہا اور قرضوں کے بوجھ تلے دبتا چلا گیا۔ حکمران امیر ہوتے گئے اور ملک غریب سے غریب تر ہوتا چلا گیا۔ حالانکہ آج بھی اگر ذرا سی توجہ کی جائے تو پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار دگنی کی جا سکتی ہے۔ اور یہ گھمبیر مسئلہ آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اور مالتھوس کا نظریہ آج بھی غلط ثابت ہوتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ پاکستان جیسے تمام ملک اپنے وسائل کو بھرپور استعمال کریں۔ سائنسی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لائیں۔ زراعت کو مسئلہ اول سمجھتے ہوئے اس کے حل کی طرف لگ جائیں تو بقیہ تمام مسائل خود بخود حل ہونے لگیں گے اور انسان کو کم از کم دو وقت کا کھانا آسانی سے ملنا شروع ہو سکے گا۔

نعیم طاہر سوئی صاحب

حجۃ الاسلام
امام غزالیؒ

تعارف
سوانح
تالیفات

امام غزالی آنحضرت ﷺ کے باغ کا ایک پودا تھے جن سے اسلام کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی ہے امام غزالی نے اپنے زمانے میں کتنی عزت پائی! بادشاہ جوتیاں سامنے رکھنے میں عزت محسوس کرتے تھے یہ عزت ان کی اسلام ہی کی وجہ سے تھی۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود جلد ششم ص 457)

امام غزالی وہ ہیں جن کی ذہانت، تبحر علمی اور مباحث فلسفہ پر حیرت انگیز عبور نے اپنے تو رہے درکنار صدیوں اہل یورپ سے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ جارج ہنری لوئیس اپنی مشہور تصنیف "تاریخ فلسفہ میں" آپ کے علم کا یوں اعتراف کرتا ہے۔

"اگر ڈیکارٹ کے زمانے میں، جو یورپ میں فلسفہ جدید کا بانی خیال کیا جاتا ہے احیاء العلوم کا فرانسیسی ترجمہ ہو چکا ہوتا تو ہر شخص یہی کہتا کہ ڈیکارٹ نے احیاء العلوم فی الدین (امام کی زبردست تصنیف) ہی کو چرا لیا ہے۔"

("دیکھ لیا ایران" سفرنامہ از پروفیسر افضل علوی ص 261
ناشر: پنجاب بک سینٹر الوہاب مارکیٹ اردو بازار لاہور)

آپ کا نام محمد بن محمد بن احمد تھا۔ لقب حجۃ الاسلام عرف غزالی تھا۔ خراسان کے علاقے میں طوس کے ضلع طاہران میں 450ھ میں پیدا ہوئے۔

غزل کے معنے کاتنے کے ہیں اور آپ کے والد محترم سوت بیچتے تھے۔ اس لئے غزالی کہا گیا۔ کتاب الانساب میں لکھا ہے کہ غزالی دراصل طوس میں ایک گاؤں تھا اور امام صاحب وہاں کے رہنے والے تھے۔ مگر بعض اہل علم کا قول ہے کہ طوس کے ضلع میں غزالہ نام کا کوئی گاؤں نہیں ہے۔ اس لئے پہلی بات درست معلوم ہوتی ہے۔

تعلیم

اس دور کے مطابق حضرت امام غزالیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی اور فقہ کی کتابیں احمد بن محمد اذکانیؒ سے پڑھیں پھر جرجان تشریف لے گئے اور امام ابو نصر اسماعیلی سے تحصیل علم کیا۔ امام صاحب نے دوران تعلیم استاد کی تقاریر لکھیں۔ کچھ دنوں بعد وطن واپس ہوئے تو راستے میں ڈاکہ پڑا اور ڈاکو ان کی یادداشتیں بھی ساتھ لے گئے۔ امام صاحب ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے اور کہا کہ میں اپنے سامان میں سے صرف اپنے استاد کی یادداشتوں کا مجموعہ مانگتا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہی کو سننے اور یاد کرنے کے لئے سفر شروع کیا تھا۔ وہ ہنس پڑا اور کہا: تم نے خاک سیکھا جبکہ تمہاری یہ حالت ہے کہ ایک کاغذ نہ رہا تو تم کورے رہ گئے۔ یہ کہہ کر اس نے وہ مجموعہ واپس کر دیا۔ امام صاحب پر اس واقعہ کا شدید اثر ہوا اور وطن پہنچ کر وہ سارا مجموعہ زبانی یاد کر لیا۔ آپ کے کمال حافظہ کا یہ بیّن ثبوت ہے۔

اس زمانے میں علم کے دو بڑے مرکز تھے ایک نیشا پور اور ایک بغداد چنانچہ امام صاحب نیشاپور تشریف لے گئے اور امام الحرمین کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ امام الحرمین بڑے پائے کے عالم تھے اور یہ امام ابوالحسن اشعری کے سلسلے میں داخل تھے۔ حرمین میں قیام کے دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے فتوے ان کے پاس آتے تھے۔ اس لئے امام الحرمین کے لقب سے پکارے گئے۔ حضرت امام غزالی نے امام الحرمین سے تعلیم حاصل کی۔ امام الحرمین نے امام غزالی کے بارے میں فرمایا: "غزالی علم کے دریائے ذخار ہیں" امام الحرمین کے انتقال کے بعد جب امام غزالی نیشاپور سے نکلے تو اسلامی دنیا میں ان کے پائے کا کوئی دوسرا عالم موجود نہ تھا۔ اور اس وقت ان کی عمر صرف 28 اٹھائیس برس تھی۔

نظامیہ میں مدرس

تعلیم سے فارغ ہو کر حضرت امام غزالی نظام الملک کے دربار میں پہنچے۔ وہاں سینکڑوں اہل علم کا مجمع تھا۔ نظام الملک نے مناظرے کی مجالس منعقد کیں۔ علمائے کرام کے مباحثات ہوئے مگر ہر مباحثے میں امام غزالی ہی غالب رہے۔ اس کامیابی سے امام صاحب کو اطراف سلطنت میں عظیم شہرت حاصل ہوئی۔ نظام الملک ان کی علمی اور تحقیقی صلاحیتوں سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اور انہیں نظامیہ میں بطور مدرس رکھ لیا اس وقت امام صاحب کی عمر چونتیس برس سے زائد نہ تھی۔ اس عمر میں یہ عظیم عہدہ حاصل کرنا ایک ایسا اعزاز ہے جو امام صاحب کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔

امام صاحب کے درس میں تین سو بلند پایہ علماء بصورت طلباء ہر وقت حاضر رہتے تھے حضرت امام غزالیؒ تمام علوم کے ماہر اور ہر فن میں امام کا درجہ رکھتے تھے۔ بہادر تھے۔ فقیہہ تھے۔ متکلم تھے۔ اور اہل سنت کے عقائد کے پرجوش حامی تھے۔ حجۃ الاسلام کے اعزاز کے صحیح مستحق تھے۔ مسلمانوں کے اجتماعی مسائل پر دقیق نظر کے مالک تھے اور نہ صرف اپنے عہد میں بلکہ بعد میں آنے والے طویل زمانے تک کے لئے امام غزالی منفرد اور عظیم ترین علمی مقام کے مالک تھے۔

سفر شام و حجاز

حضرت امام غزالی عظیم ترین علمی مقام پر فائز ہونے کے باوجود ایک عجیب تذبذب میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اپنی کتاب "المنقذ من الضلال" میں امام صاحب نے اس پر روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیس سال کی عمر سے پہلے ہی میں اس عمیق سمندر میں غرق تھا۔ ہر فرقے کے عقائد کے بارے میں تحقیق کرتا۔ ہر گروہ کے مذہب کے اسرار معلوم کرتا تا کہ حق و باطل اور سنت کے پیروکار اور بدعتی کے درمیان امتیاز حاصل کروں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر باطنی، ظاہری، فلسفی، متکلم اور صوفی وغیرہ سے ملاقات کر کے حالات معلوم کئے حتیٰ کہ زنادقہ کے مذاہب کا مطالعہ بھی کیا۔

متلاشیان حق کی چار اقسام

امام صاحب فرماتے ہیں میرے نزدیک متلاشیان حق کی چار اقسام ہیں۔

1۔ متکلمین: یہ اپنے آپ کو اہل رائے اور اہل نظر قرار دیتے ہیں۔

2۔ باطنیہ: ان لوگوں کا گمان ہے کہ ہم اصحاب تعلیم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ تمام انوار و معارف کا اکتساب صرف امام معصوم سے ہی ہو سکتا ہے۔

3: فلاسفہ: یہ لوگ اپنے آپ کو اہل منطق اور اہل برہان قرار دیتے ہیں۔

4: صوفیاء: ان کا دعویٰ ہے کہ ہم مقربان خاص ہیں اور مکاشفہ و مشاہدہ سے بہرہ ور ہیں میں نے دل میں کہا: کہ حق ان چار اقسام ہی میں بندھے ہیں۔ اس کے بعد پہلے تین پر بحث کرتے ہیں اور آخر میں صوفیاء کے بارے میں فرمایا:

"پھر جب میں ان علوم سے فارغ ہوا تو میں پوری توجہ کے ساتھ صوفیاء کے طریق کی طرف مائل ہوا۔ اور میں سمجھ گیا کہ صوفیاء کا طریق صرف علم کا طریق نہیں بلکہ علم و عمل دونوں کا طریق ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ نفس کی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کیا جائے نفس کو ناپاک صفات اور مذموم اخلاق سے پاک کیا جائے۔ حتیٰ کہ قلب قطعی طور پر غیراللہ سے خالی ہو جائے اور ذکراللہ کے ساتھ معمور ہو جائے۔ چونکہ علم میرے لئے عمل سے زیادہ آسان تھا۔ اس لئے ان کتابوں مثلاً یاقوت القلوب از شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ اور حارث المحاسبی کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی طرح حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلیؒ اور حضرت بایزید بسطامی اور ان مشائخ کی طرف منسوب کلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ میں نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اصحاب حال ہیں محض اصحاب قال نہیں۔ اور بطریق علم جو کچھ حاصل کر سکتا تھا کر لیا اب جو کچھ باقی تھا وہ صرف سماع اور تعلّم کے ذریعہ سے نہیں بلکہ ذوق و سلوک کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا تھا۔ اور میرے سامنے یہ بھی منکشف ہو گیا کہ اخروی سعادت تقویٰ اختیار کرنے اور نفسانی خواہشات کو ختم کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ قلب دنیاوی علائق سے علیحدہ ہو جائے دارالغرور سے علیحدہ ہو کر دارالخلود کی طرف توجہ رہے اور پوری توجہ اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان دے۔ مگر یہ کام جاہ و مال سے اعراض کر کے اور ہر طرح کے علائق و لگاؤ سے الگ ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔ مگر آخر کار میں نے بغداد چھوڑ دیا۔ اور میرے پاس جس قدر مال و دولت تھا۔ اس سے میں بقدر کفالت بچوں کے لئے رکھ لیا اور باقی سب خدا کی راہ میں خیرات کر دیا۔

(ملخصاً من المنقذ من الضلال ص 24 تا 48 از امام غزالی)

اس کے بعد امام صاحب شام اور حجاز کے سفر پر نکل کھڑے ہوئے اور صوفیاء کی خدمت میں رہ کر درجات باطنیہ حاصل کئے۔

تقریباً تمام مؤرخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت امام صاحب نے حضرت شیخ ابو علی فارمدیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اسی سفر میں مصر بھی تشریف لے گئے اور جب فلسطین پہنچے تو الخلیل میں حضرت ابراہیمؑ کے مزار پر حاضر ہو کر تین باتوں کا عہد کیا۔

1۔ کسی بادشاہ کے دربار میں نہیں جاؤں گا۔
2۔ کسی بادشاہ کا عطیہ قبول نہیں کروں گا۔
3۔ کسی سے مناظرہ و مباحثہ نہیں کروں گا۔

اس دس سالہ مدت میں امام صاحب کے افکار و نظریات اور انداز تالیف میں زبردست

انقلاب پیدا ہوا۔

وفات

امام صاحب نے 14 جمادی الثانی 505ھ میں طابران میں وفات پائی۔ اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ ابن جوزی نے ان کی وفات کا واقعہ ان کے بھائی احمد غزالی کی روایت سے یوں نقل کیا ہے۔

"پیر کے روز امام صاحب صبح کے وقت بستر خواب سے اٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی۔ پھر کفن منگوا کر آنکھوں سے لگایا اور کہا آقا کا حکم سر آنکھوں پر یہ کہہ کر پاؤں پھیلا کر لیٹ گئے۔ لوگوں نے دیکھا تو واصل بحق ہو چکے تھے۔"

اولاد

امام صاحب کی اولاد میں لڑکا کوئی نہیں تھا۔ چند لڑکیاں تھیں۔

تلامذہ

امام صاحب کے شاگرد ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ ان میں سے بعض بڑے بڑے نامور گزرے ہیں۔ محمد بن تومرت جس نے سپین میں خاندان تاشفین کو مٹا کر ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد رکھی امام صاحب کا ہی ایک شاگرد تھا حافظ ابن عساکر اور بہت سے دیگر بلند پایہ علماء امام غزالی کا شاگرد ہونے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے۔

تصانیف

امام صاحب نے بہت سی تصانیف قلم بند فرمائیں۔ جن میں احیاء العلوم 'الاقتصاد فی الاعتقاد' تہافتہ الفلاسفتہ' القسطاس المستقیم' المنقذ من الضلال' معراج السالکین' الوجیز' کیمیائے سعادت' منہاج العابدین اور مکاشفہ القلوب جیسی بلند پایہ تصنیفات شامل ہیں۔ تہافتہ الفلاسفہ میں یونانی فلسفے کی رو سے اسلام پر اعتراضات کا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت امام غزالی کی خدمات دینیہ کا اعتراف کرتے ہوئے وقت کے امام اور حکم و عدل حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

"امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے پیرزادوں کے عجیب حالات لکھے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ افسوس کہ بڑی ابتری پھیل گئی ہے۔ کیونکہ یہ فقیر جو اس زمانے میں پائے جاتے ہیں وہ فقیر اللہ نہیں بلکہ فقیر الخلق ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر حرکت و سکون 'لباس' خورو نوش اور کلام میں حکمت پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً کپڑوں کے لئے وہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم عام غریبوں کی طرح گزی گاڑھے کے کپڑے پہنیں تو وہ عزت نہ ہوگی جو امراء سے توقع کی جاتی ہے۔ وہ ہم کو کم حیثیت اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سمجھیں گے لیکن اگر اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنتے ہیں تو پھر وہ ہم کو کامل دنیادار سمجھ کر توجہ نہ دیں گے۔ اور دنیادار ہی قرار دیں گے اس لئے اس میں یہ حکمت نکالی کہ کپڑے تو اعلیٰ درجہ کے اور قیمتی اور باریک لے لیں لیکن ان کو رنگ دے لیا۔ جو فقیری کے لباس کا امتیاز ہو گئے۔ اسی طرح حرکات بھی عجیب ہوتی ہیں۔ مثلاً جب بیٹھتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے بیٹھتے ہیں اور اس حالت میں لب ہل رہے ہوتے ہیں۔ گویا اس عالم میں ہی نہیں ہیں۔ حالانکہ طبیعت فساد ہوتی ہے۔ نمازوں کا یہ حال ہے کہ بڑے آدمیوں سے ملیں تو بہت ہی لمبی لمبی پڑھتے ہیں۔ اور بطور خود سرے سے بھی نہ پڑھیں۔ ایسا ہی روزوں میں عجیب عجیب حالات پیش آتے ہیں۔ مثلاً یہ ظاہر کرنے کے لئے نفلی روزے ہم رکھتے ہیں وہ یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ جب کسی امیر کے ہاں گئے اور وہاں کھانے کا وقت آگیا اور کھانا رکھا گیا تو کہہ دیتے ہیں کہ آپ کھانا کھائیے مجھے کچھ عذر ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ مجھے روزہ ہے اس طرح پر وہ گویا اپنے روزوں کو چھپاتے ہیں۔ اور در اصل اس طرح پر ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ یہ ظاہر کریں کہ ہم نفلی روزے رکھتے ہیں۔ غرض انہوں نے اپنے زمانے کے فقراء کے اس قسم کے بہت سے گند لکھے ہیں۔ اور صاف طور پر لکھا ہے کہ ان میں تکلفات بہت ہی زیادہ ہیں۔ ایسی حالت اس زمانے میں بھی قریب قریب واقع ہو گئی ہے۔ جو لوگ ان پیروں اور پیرزادوں کے حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ قسم قسم کے تکلفات اور ریاکاریوں سے کام لیتے ہیں مگر اصلی بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور مخلوق سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو مخلوق کے لئے درست کرتا ہے۔ خدا والوں کو مخلوق کی پرواہ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اسے مرے ہوئے کیڑے سے بھی زیادہ کمتر سمجھتے ہیں خدا اس کی تائید اور نصرت فرماتا ہے اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خدا خود اپنی مخلوق کو اس کے ساتھ کر دے گا۔ یہی سر ہے کہ انبیاء علیہ السلام خلوت کو پسند کرتے ہیں۔ اور میں یقیناً اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے کہ باہر نکلیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مجبور کرتا ہے اور پکڑ پکڑ کر باہر نکالتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 418 تا ص 419)

الغرض امام غزالی کی زندگی اور شخصیت اور علم و فکر اور روحانیت سے معمور تھی اور انہوں نے فلسفہ کی رو سے یونانیوں اور دیگر قوموں کے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کو دور کر کے اور اسلام کا چہرہ نکھار کر پیش کر کے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سید ظہور احمد شاہ

اگلی صدی میں خوراک کا مسئلہ

اقوام متحدہ کے مختلف ادارے مختلف موضوعات پر وقتاً فوقتاً سیمینار اور کانفرنسیں مختلف ممالک میں منعقد کرتے رہتے ہیں جن میں زیر غور مسائل پر مقالات اور مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے اسی طرح کی ایک کانفرنس عالمی ادارہ خوراک کے زیر اہتمام 1980ء میں منعقد کی گئی اور آخر میں کہا گیا کہ 1984ء تک ہماری سرزمین پر کوئی بھی بچہ یا بوڑھا رات کو اپنے گھر میں بھوکا نہیں سوئے گا یہ دعویٰ جس تحدی سے کیا گیا اس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پچھلی تمام خامیوں کا خاطر خواہ علاج معلوم ہو چکا ہے اور اب کم از کم خوراک کا مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن افسوس کہ یہ سب دعاوی غلط ثابت ہوئے۔ تمام خامیاں اپنی جگہ پر موجود رہیں جس کے نتیجہ میں خوراک کی پیداوار میں تو اضافہ نہ ہو سکا البتہ اس وقت سے لے کر آج تک آبادی کا دباؤ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اسی تناسب سے غربت اور نتیجتاً خوراک کی فراہمی کا مسئلہ بھی اپنی جگہ پر ہی قائم نہیں بلکہ گھمبیر تر ہوتا جارہا ہے۔ اور اپنے ساتھ دوسرے کئی مسائل پیدا کر رہا ہے جن سے نمٹنے کے لئے کوئی بھی حکومت نہ ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتی ہے کہ ان تمام قسم کی مافیاؤں سے کھل کر مقابلہ کر سکے۔ ہمارا یہ مضمون خوراک کی کمی کی وجوہات اور آنے والے وقتوں کی ضروریات سے متعلق ہے تو آئیے پہلے اسی پر بات کرتے ہیں۔

جب سے انسان نے اس کرہ ارض پر رہنا شروع کیا یہ مسئلہ کم و بیش کسی نہ کسی طرح سامنے آتا رہا ہے لیکن اس وقت کی کم آبادی کے لئے بے حد و حساب جنگلات اور درختوں کی دولت موجود تھی۔ جس سے تمام انسان اپنا گذارہ پھلوں سے کرتے رہے۔ لیکن پھر جانے کیا افتاد پڑی کہ انسانوں نے کاشت کاری شروع کر دی۔ اس میں بھی آسانی تھی دریاؤں کے کناروں پر کی گئی کاشت کاری کے لئے پانی عام تھا اور زمین زرخیز۔ اس لئے بغیر کسی قسم کی زائد کوشش کے وہ فصلیں اگاتے رہتے۔ جس سے ان کو لذت بخش خوراک ملتی تھی اور جانوروں کے شکار جیسے مشکل کام سے نجات بھی مل گئی۔

یہ سلسلہ بے شمار صدیوں تک چلتا رہا حتیٰ کہ آج سے دو سو سال قبل دنیا کی آبادی ایک ارب ہوگئی۔ اس وقت برطانیہ کے ایک ماہر اقتصادیات تھامس مالتھوس نے اپنا نظریہ پیش کیا کہ اگر آبادی پر قابو نہ پایا جاسکا تو جلدی بنی نوع انسان کو دو وقت کی روٹی ملنا بھی مشکل ہو جائے گی اس نے کہا کہ جب تک مرد اور عورت میں جنسی کشش موجود ہے اور جو کہ ہمیشہ فطری قوانین کے تحت قائم رہے گی یہ آبادی میں اضافے کا باعث بنتی رہے گی۔ اس کا یہ نظریہ کافی حد تک صحیح ثابت ہوا اور چوتھائی صدی پیشتر زمین پر ساڑھے تین ارب انسان زندگی گذارنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اس وقت سمجھا گیا کہ اب وسائل تو نہیں بڑھا سکتے صرف آبادی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی 6 ارب انسانوں کو دو وقت روٹی مہیا کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے جس کا سدباب مشکل نظر آتا ہے۔ حراروں کی تعداد جو زندگی کا کاروبار جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے اس کا ذکر اقوام متحدہ کی 1997ء کی ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق 32 سال قبل ہر شخص کو 2 ہزار 368 حرارے میسر تھے۔ لیکن آبادی کے دباؤ اور وسائل کے پورے استعمال نہ کرنے کی وجہ سے یہ تعداد بڑھتی تو کیا اس سے بہت کم ہوگئی اور غریب آدمی کے لئے زندگی گذارنا مشکل ہو گیا اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل سال بہ سال بڑھتا ہی جائے گا اور غربت اور زیادہ ہوتی جائے گی۔ جس سے دوسرے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت تیسری دنیا کے بیشتر ممالک غذائی بحران کا شکار ہیں۔ ہر دس افراد میں سے ایک فرد غذا سے محروم ہے۔ ان علاقوں کے غرباء میں دو تہائی بچے ہیں جن میں ایک تہائی غذا کی کمی سے مر جاتے ہیں۔ بیشتر بچے پروٹین کی کمی کا شکار ہیں۔ ان ممالک میں 30 فی صد بچے 5 سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی مرجاتے ہیں۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ صورت حال اس وقت کیوں اتنی گھمبیر ہو گئی جبکہ امریکہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں اتنے تھوڑے رقبہ سے اتنی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے جو کہ تمام دنیا کا پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ لیکن ترقی پذیر ملکوں کی زرعی پیداوار بہت کم ہے۔ اس کی بڑی وجہ تو سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال نہ کیا جانا ہے لیکن ان ممالک کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ اس ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کو اپنا سکیں۔ دوسری طرف اسی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے امریکہ کا ایک فارم جو کہ ساڑھے تین ہزار ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے سالانہ 25 ملین پونڈ پیاز 20 ملین پونڈ سبزی۔ اور 30 ملین پونڈ غلہ پیدا کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف افریقہ کے بعض ممالک میں ابھی تک کھرپوں اور کدالوں سے زراعت کی جاتی ہے۔ ان کے پاس جدید آلات تو رہے ایک طرف وہ مناسب بیج خریدنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے۔

اس سلسلے میں پاکستان ایک مثالی ملک ہے۔ وہ ملک جس میں ہر سال تین فصلیں پیدا کی جاسکتی ہیں جس میں دنیا کی بہترین نہروں کا جال بچھا ہے۔ موسم تقریباً ہر فصل کے لئے موزوں ہے اور زمین بھی بے حد زرخیز ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو تقسیم برصغیر سے قبل تمام ہندوستان کی ضروریات خوراک پورا کرتا تھا۔ پاکستان کی تقسیم کے بعد بھی کچھ دیر تک یہ صورت حال باقی رہی اور پاکستان گندم میں خود کفیل رہا۔ جانوروں کی بہتات کی وجہ سے دیسی گھی۔ دودھ

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ نصرت ساقی صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید ساقی صاحب کراچی کی تقریب رخصتانہ مورخہ 23- جنوری 2000ء بروز اتوار کراچی میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح مورخہ 16- جولائی 99ء کو عزیزم مکرم مستنصر واسع باسط صاحب ابن مکرم عبدالباسط ساقی صاحب آف جرمنی کے ساتھ احمدیہ ہال کراچی میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو اور قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ نے دعا کروائی۔ اس مبارک تقریب میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر متعدد دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کیلئے اور جماعت کے لئے بہت ہی مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم نعیم اکرم طاہر باجوہ صاحب مربی سلسلہ حلقہ ننکانہ صاحب کی تقریب شادی مورخہ 2000-2-8 کو ہمراہ مکرمہ بشریٰ بلقیس صاحبہ بنت مکرم اکبر علی صاحب کاہلوں چک 195 مراد حال حاصل پور شہر سے منعقد ہوئی ان کا نکاح مکرم منیر احمد صاحب کریم مربی سلسلہ کوٹ عبدالمالک نے پڑھا اور دعا مکرم محمد انور طاہر صاحب مربی سلسلہ حاصل پور شہر نے کروائی۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مورخہ 2000-2-9 کو حاصل پور شہر میں ہی ولیمہ ہوا۔ مکرمہ بشریٰ بلقیس صاحبہ مکرم نور احمد صاحب کاہلوں (مرحوم) 117 چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے (آمین)

ولادت

مکرم چوہدری حمیدالدین صاحب اختر دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عزیزم ظہیرالدین صاحب بابر کی فارسٹ کو مورخہ 2000-2-3 کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام شفق ظہیر تجویز ہوا ہے جو کہ مکرم منیر احمد صاحب فرخ امیر ضلع اسلام آباد کی نواسی ہے۔ اور اسی طرح میرے منجھلے بیٹے عزیزم نصیرالدین ہمایوں مقیم ناروے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2000-2-21 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام رواس الدین تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم جمیل احمد خان صاحب آف ناروے کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میری پوتی اور پوتے کو باعمر خادم بنائے۔

ذریعہ روزگار کے خواہشمند

احباب متوجہ ہوں

گارمنٹس فیکٹری میں سٹور کیپر تعلیم میٹرک (سائنس)

ٹیکسٹائل مل میں اکاؤنٹنٹ اسسٹنٹ، تعلیم بی کام

ٹیکسٹائل ملز میں کیسٹ تعلیم ایم ایس سی کیمسٹری / بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ

خواہشمند احمدی نوجوان نظارت ہذا سے فوری رابطہ کریں۔

(نظارت امور عامہ)

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کا مورخہ 4- اگست 1999ء کو گوجرانوالہ سے فیصل آباد آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس حادثہ کے باعث تاحال صاحب فراش ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب انھوال عرصہ دو سال سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے انکی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حبیب اللہ صاحب بابت ترکہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم حبیب اللہ خان صاحب ساکن مکان نمبر VIII 299 51/B وارڈ نمبر 6 گوجر خان ضلع راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر 11/6 دارالرحمت ربوہ رقبہ 10 مرلہ میں سے ان کے نام 1/3 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم حبیب اللہ صاحب (خاوند)
2- مکرم انعام اللہ صاحب (بیٹا)
3- مکرم احسان اللہ صاحب (بیٹا)
4- مکرم ڈاکٹر عمران ظفراللہ صاحب (بیٹا)
5- محترمہ سعادت سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

رکاوٹ بننے والا ایٹمی میزائل کا نشانہ ہوگا

چین نے واضح طور پر اور کھلے لفظوں میں دھمکی دی ہے کہ تائیوان ہمارا ہے۔ اس میں رکاوٹ بننے والا ملک ایٹمی میزائل کا نشانہ بنے گا۔ امریکی دفاعی ماہرین بھی جانتے ہیں کہ چین کے ساتھ جنگ کوئی دانشمندانہ اقدام نہیں ہوگا۔ چینی اخبار لبریشن ڈیلی نے لکھا ہے کہ امریکی فوج کو ویت نام کی طرح نکال باہر کیا جائے گا۔ چینی وزیر خارجہ نے کہا کہ چین تائیوان کو زیر انتظام لانے کے لئے ہمیشہ انتظار نہیں کر سکتا۔ جس ملک یا طاقت نے تائیوان کی خودمختاری کی حمایت کی وہ ہمارا نشانہ ہوگا۔

بھارت کے جنگی بجٹ میں ریکارڈ اضافہ

بھارت نے نئے دفاعی بجٹ کے لئے گزشتہ سال کی نسبت ایک کھرب 30- ارب روپے زائد رکھے ہیں اس طرح سے بھارت کی تاریخ میں دفاع کے بجٹ میں 28 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ مطالبہ پر مزید بجٹ دیں گے۔ وزیر خزانہ سنہا نے کہا کہ فوج نے 16 فیصد اضافے کا مطالبہ کیا تھا ہم نے اسے 28 فیصد کر دیا ہے۔ دفاع پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ کرگل تازہ میں بھارتی افواج نے ثابت کر دیا کہ ان کا کوئی ثانی نہیں۔ اب بھارت کا کل دفاعی بجٹ 536- ارب ہو گیا ہے۔ جو مجموعی قومی پیداوار کا 68ء2 فیصد ہے۔

یورپی یونین اسرائیل کے آگے جھک گئی

یورپی یونین اسرائیل کے مطالبات کے سامنے جھک گئی ہے۔ اس نے پورے یروشلم کو اسرائیلی علاقہ تسلیم کر لیا ہے۔ فلسطینی ترجمان فیصل حسینی نے کہا ہے کہ لگتا ہے کہ اسرائیل اور یورپی کمیشن کے درمیان کوئی خفیہ سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ پورے یروشلم (بیت المقدس) پر تل ابیب کا دعویٰ تسلیم کرنا سابق یورپی پالیسیوں کے سراسر خلاف ہے۔

امریکہ کی نئی کوشش

امریکہ نے اپنے نائب وزیر خارجہ ڈینس راس کے مشن کی ناکامی کے بعد اسرائیل اور فلسطین کے درمیان پیدا ہونے والے مذاکراتی تعطل کو دور کرنے کیلئے نئی تجاویز پر کام شروع کر دیا ہے۔ امریکہ نے مذاکرات کے تعطل پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

روس کے ساتھ بھارت کے دفاعی تعلقات

بھارت نے کہا ہے کہ وہ روس کے ساتھ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانا چاہتا ہے بھارتی صدر کے آر نارائن نے کہا کہ ثقافتی رابطوں کو مزید بہتر بنانے کے

خواہشمند ہیں۔ اقتصادی سیاسی اور سائنسی شعبوں میں تعلقات فوجی اور دفاعی پارٹنرشپ کی عمدہ مثال ہے۔

نائیجیریا میں عیسائی مسلم فسادات

نائیجیریا میں عیسائی مسلم فسادات میں ایک مسجد نذر آتش کر دی گئی جبکہ 30- افراد ہلاک ہو گئے۔ فسادات اس وقت شروع ہوئے جب شمالی نائیجیریا کے شہر کادونا میں ہاؤسا زبان بولنے والوں کے ساتھ جھڑپوں میں مارے جانے والوں کی لاشیں آبہ واپس پہنچیں۔

انڈونیشیا کی فوج اور باغیوں میں جھڑپ

انڈونیشیا میں فوج اور باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں 7- افراد ہلاک ہو گئے۔ علیحدگی پسند صوبے آچے میں دو افراد کو اس وقت گولی ماری گئی جب انہوں نے فوجیوں پر حملہ کرنا چاہا۔ باغیوں نے ایک فوجی کو مار ڈالا۔ شمالی آچے میں 4 علیحدگی پسندوں کو ہلاک کیا گیا۔ فوج نے تلاشی کے دوران متعدد افراد گرفتار کر لئے۔

اسرائیل اور حزب اللہ میں جھڑپیں

اسرائیل کے جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر مزید حملے کئے۔ جبکہ حزب اللہ نے اسرائیلی ٹھکانوں پر حملہ کر کے دو اسرائیلی فوجی اور ایک لبنانی کو زخمی کر دیا۔

لالو پرشاد کو دوبارہ وزارت اعلیٰ ملنے [کا] امکان

بھارتی صوبے بہار کے گورنر ونود پانڈے جلد راشٹریہ جنتا دل کے سربراہ لالو پرشاد یادیو کو حکومت سازی کی دعوت دیں گے

بقیہ صفحہ 1

سرجن ہیں (3) مکرمہ منورہ دردانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالصبور خان غوری صاحب (4) مکرم عابد وحید احمد خان صاحب آپ طالب علم ہیں انکی عمر اس وقت 17 سال ہے۔

مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب

بیماری کھانے کی نالی میں تکلیف تھی جو بعد میں کینسر کی شکل اختیار کر گئی۔ پچھلے سال فروری 1999ء میں آپریشن ہوا مگر تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی۔ ایک ہفتہ قبل آپ کے دونوں پھیپھڑوں پر نمونیہ کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کی وفات ہارٹلے پول کے ہسپتال میں ہوئی۔ آپ کی تدفین ہارٹلے پول ہی میں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 2 مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-09
جمعہ 3۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 5-10
جمعہ 3۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-32

مسلم لیگی رہنماؤں کے حکومت سے رابطے

مسلم لیگی رہنماؤں فخر امام، عبدالستار لالیکا اور خورشید محمود قصوری نے فوجی جرنیلوں سے ملاقاتیں کرکے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مسلم لیگ کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر راجہ ظفرالحق نے کہا کہ پارٹی رہنماؤں نے اجازت کے بغیر جرنیلوں سے خفیہ ملاقاتیں کیں۔ جس سے پارٹی کو نقصان پہنچا۔ آئی ایس آئی کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل محمود اور قومی تعمیر نو بیورو کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) تنویر حسین نقوی سے سید فخر امام اور عبدالستار لالیکا نے ملاقات کی۔ خورشید محمود قصوری نے بھی اسی جرنیل سے ملاقات کی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ لیگی رہنماؤں نے جرنیلوں سے ملاقات کے دوران آئندہ بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے بارے میں تبادلہ خیال کیا راجہ ظفرالحق نے کہا ہے کہ پارٹی رہنماؤں کی فوجی حکومت کے اہلکاروں سے ملاقاتیں افسوس کا مقام ہے۔

شریف فیملی کے اثاثوں پر پابندی

ہائیکورٹ کے جسٹس ملک محمد قیوم نے سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے سگے چچا میاں معراج دین کی درخواست کی سماعت کرتے ہوئے اتفاق گروپ آف کمپنیز اور شریف گروپ آف کمپنیز سمیت شریف خاندان کے دیگر گروپس آف کمپنیز کے کُل اثاثوں کی منتقلی پر پابندی لگادی ہے۔

سردار عارف نکئی چل بسے

پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ اور مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے رہنما سردار محمد عارف خان نکئی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کرگئے ان کی عمر 75 سال تھی۔ وہ عرصہ 20 سال سے قصور کی سیاست پر چھائے ہوئے تھے۔ 95ء میں وزیراعلیٰ پنجاب بنے تھے۔

مخلوط طرز انتخاب کی تجویز

الیکشن کمیشن نے ملک میں نئی انتخابی اصلاحات کے لئے مخلوط طرز انتخاب بحال کرنے کی تجویز دی ہے۔ مئی کے بعد نئی حلقہ بندیوں کا کام شروع ہو جائے گا۔ الیکشن کمشنر بااختیار اور اس کا عہدہ 5 سال کے لئے ہو۔

نجی چینلز کے فیصلے اسی ماہ

چیف ایگزیکٹو کے مشیر برائے قومی امور جاوید جبار نے بتایا ہے کہ پرائیویٹ ٹی وی چینلز کے لئے اہم فیصلے اسی ماہ ہو سکتے ہیں۔ ریگولیٹری فریم ورک اور قانون جلد لایا جائے گا۔

امریکی الزامات غلط اور سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہیں

دفتر خارجہ نے قرار دیا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے بارے میں جو امریکی رپورٹ جاری کی گئی ہے وہ حقائق کے برعکس اور سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان نے امریکی رپورٹ مسترد کردی ہے اور کہا ہے کہ امریکی رپورٹ نے الزامات کے بارے میں کافی تحقیقات نہیں کیں۔ اس بات کے حق میں کوئی دلیل نہیں دی گئی کہ جنرل مشرف کے اقتدار سنبھالنے کے بعد صورت حال خراب ہوئی ہے۔ پاکستان کی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

احتساب آرڈیننس چیلنج

سابق وزیراعظم نواز شریف کے بیٹے حسین نواز نے احتساب آرڈیننس کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا ہے۔

بھارتی اشتعال انگیزیوں پر گہری نظر ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت کی اشتعال انگیزیوں پر ہماری گہری نظر ہے۔ سرحدوں کے دفاع کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔ برطانیہ سے آنے والے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ برطانیہ میں مقیم پاکستانی اور کشمیری تارکین وطن پاکستان میں سرمایہ کاری کریں۔

پاکستان میں ایک دن قیام

امریکی صدر کلنٹن نے دورۂ جنوبی ایشیا کے موقع پر ایک دن پاکستان میں قیام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ صدر ایک رات پاکستان میں گذاریں امریکہ کی تاریخ میں آج تک ایسا وقت نہیں آیا کہ کسی امریکی صدر کو بیرون ملک دورے کے لئے اتنا سوچ بچار کرنا پڑا ہو۔

ایک کلومیٹر لمبا گھر بنا کر کس کی خدمت کی

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ رائے ونڈ میں ایک کلومیٹر لمبا گھر بنا کر کس کی خدمت کی گئی عوام کے پیسے سے رائے ونڈ محل کے لئے سڑک بنائی گئی۔ اس کا عوام کو کیا فائدہ ہوا۔

سابق ایم این اے سے 30 کنال زمین واگذار

پاک فوج نے مقامی انتظامیہ اور پولیس کی مدد سے کھاریاں میں جی ٹی روڈ پر واقع کروڑوں روپے مالیت کی 30 کنال زمین سے سابق ایم این اے سید منظور حسین کا قبضہ ختم کرا دیا اور بلڈوزروں سے تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔

بیوروکریسی کا احتساب 15-افسر برطرف

حکومت نے بیوروکریسی کے احتساب کے آغاز پر مختلف وزارتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز 15- افسروں کو برطرف کردیا ہے۔ جبکہ دو افسران کی تنخواہ میں اور ایک کے گریڈ میں کمی کردی گئی ہے۔ یہ کارروائی گریڈ 17 سے 20 کے افسران کے خلاف کی گئی ہے۔

خارجہ پالیسی مشاورت گروپ کی سفارشات

خارجہ پالیسی کے بارے میں قائم شدہ مشاورتی گروپ نے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی دباؤ مسترد کردیا جائے اور اسامہ کے بارے میں جرات مندانہ موقف اختیار کیا جائے۔ ملک کو معاشی طور پر مستحکم کرنے کیلئے امریکہ اور مغربی طاقتوں کے چنگل سے نکالا جائے۔

اسلحہ کی نمائش بند کردی گئی

یکم مارچ سے ملک بھر میں کسی بھی مقام پر اسلحے کی نمائش پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ وزارت دفاع کے اعلان کے مطابق سرعام اسلحہ لیکر چلنے والے کو سات سال تک کی سزا ہو سکتی ہے۔

بینظیر نے تحریک چلانے کا فیصلہ کرلیا

ایک اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ بینظیر بھٹو نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ دیگر سیاسی جماعتوں سے رابطے کے لئے رہنماؤں کی ڈیوٹی لگادی گئی ہے۔

پہلے جمہوریت بحال کرائیں

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن پہلے پاکستان میں جمہوریت بحال کرائیں پھر یہاں آئیں۔ ملک میں تاریخ کا سیاہ ترین اور سخت ترین ظالمانہ مارشل لاء نافذ ہے۔ اینٹی اور انسانی حقوق والے آکر ظلم کی انتہا دیکھیں۔

میری گرفتاری سے تسکین ہے تو کرلیں

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ اگر میری گرفتاری سے حکمرانوں کی تسکین ہوتی ہے تو کرلیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میاں اظہر میرا بھائی ہے۔ دیکھتی ہوں کب تک ملنے نہیں آتا۔

ضروری اعلان

جو قارئین الفضل ہاکر کے ذریعے اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ فروری مبلغ 50ء62 روپے ہے جلد ادائیگی فرمائیں۔

(مینیجر)

پلاٹ برائے فروخت

ایک عدد پلاٹ برقبہ 2 کنال محلہ نصیر آباد ربوہ میں برائے فوری فروخت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست رابطہ کیلئے۔
فضل الٰہی ولد چوہدری دین محمد
نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

- ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855
- ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW744 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
- ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل بدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
- ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
- ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61